

## 141894-کامرس اور اکنا مکس میں غیر شرعی چیزیں بھی ہوتی ہیں پھر بھی انہیں پڑھنے کا حکم

سوال

کامرس سے متعلق مضامین جیسے اکاؤنٹنگ، بنس اسٹڈیز اور اکنا مکس وغیرہ سے متعلق پیشہ و رانہ قابلیت پڑھانے کے لیے دیگر ایسے ہی مضامین پڑھانے اور پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ ان کے نصاب میں ایسے عناصر لازم ہوتے ہیں جائز نہیں، مثلاً: سود اور سود پر ممکنہ لین دین، انکریزی قانون اور ٹیکس وغیرہ۔ طلبہ کو امتحانات اور اس شعبے کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے انہیں پاس کرنا ضروری ہوتا ہے۔

پسندیدہ جواب

اکنا مکس اور کامرس پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ ان میں سود اور ٹیکس سے متعلق چیزیں پائی جاتی ہیں بشرطیکہ مدرس اور شاگرد دونوں کو علم ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام ہیں، انہیں پڑھنے کا مقصد یہ ہو کہ ان میں پائی جانے والی خرابیوں کو جانیں، یا ان میں پائی جانے والی ایسی چیزوں سے فائدہ اٹھائیں جو شریعت کے مخالف نہیں ہیں؛ کیونکہ تمام کمپنیوں اور تجارتی اداروں کو ان علوم کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ان سے فائدہ بھی اٹھاتی ہیں۔ یہی معاملہ و ضعی قوانین پڑھنے کا ہے کہ انہیں اس نیت سے پڑھا جائے کہ ان قوانین میں پائے جانے والے سبق سے آشنا ہوں اور ان سے بچیں، یا ان قوانین میں پائے جانے والے ایسے امور سے استفادہ کریں جو شریعت سے متصادم نہیں ہیں لیکن جو باطل امور ہیں ان سے بچیں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے وضعی قوانین پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

"وضعی قوانین پڑھنے اور پڑھانے والے متعدد اقسام کے ہیں:

پہلی قسم: ایسے پڑھنے اور پڑھانے والے لوگ جو ان قوانین کی حقیقت سے آشنا ہو ناچاہتے ہیں، یا شرعی احکامات کی ان قوانین پر برتری جانا چاہتے ہیں، یا ان قوانین میں موجود ایسی چیزوں سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں جو شریعت سے متصادم نہیں ہیں، یا اس حوالے سے کسی دوسرے کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں تو ان تمام صورتوں میں شرعی طور پر کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ ممکن ہے کہ ایسے شخص کو اجر بھی ملے اور اس عمل پر اس کی قدر بھی کی جائے کہ وہ ان وضعی قوانین کی خامیاں واضح کر رہا ہے اور شرعی احکامات کی ان پر برتری واضح کر رہا ہے۔ تو ایسے شخص کا حکم ان طبقہ جیسا ہے جو حاکم سود، شراب کی اقسام، یا جوے وغیرہ کی اقسام یا غلط عقائد اور نظریات پڑھتا ہے، یا ان چیزوں کو پڑھانے کی ذمہ داری اس لیے بھاجتا ہے کہ لوگوں کو ان کی خامیاں معلوم ہوں اور اس کے متعلق اللہ کا حکم جان سکیں، اور دوسروں کو اس حوالے سے آگئی دیں، اور ان کے حرام ہونے کا ایمان بھی ایسے ہی رکھے جیسے سابقہ قسم کی حرمت کے بارے میں اس کا ایمان ہے، نیز یہ بھی ایمان رکھے کہ شریعت سے متصادم وضعی قوانین کے مطابق فیصلہ کرنا بھی حرام ہے۔ یہاں یہ بھی واضح رہے کہ وضعی قوانین کی حرمت جدا و سیکھنے اور سکھانے جیسی نہیں ہے؛ کیونکہ جادو بذات خود حرام ہے؛ کیونکہ جادو میں شرک اور جنوں کی عبادت شامل ہوتی ہے، جادو سیکھنے یا سکھانے کا عمل شرک اور جنوں کی عبادت کے بغیر ممکن بھی نہیں ہے۔ جبکہ یہاں صورت مسئلہ وضعی قوانین پڑھنے یا پڑھانے والا شخص ان کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہا، نہ ہی انہیں جائز سمجھتا ہے، بلکہ وضعی قوانین کی درس و تدریس جائز یا شرعی غرض اور مقصد سے ہے جیسے کہ اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔۔۔" ختم شد

"مجموع فتاویٰ شیخ ابن باز" (231/2)

آپ رحمہ اللہ کی گفتگو کا بقیہ حصہ آپ سوال نمبر: (12874) کے جواب میں پڑھ سکتے ہیں۔

مذکورہ موضوعات کو پڑھنے والے کے لیے شرط یہ ہے کہ شرعی احکامات کے متعلق اسے بھرپور بصیرت حاصل ہو کہ باطل باتیں اس پر اثر پذیر نہ ہو سکیں، اور جوشبات اس کے سامنے آئیں ان سے متاثر نہ ہو، اور اگر کوئی چیزا سے سمجھ میں نہ آئے تو فوری اہل علم سے رابطہ کر کے وضاحت طلب کرے تاکہ حق و باطل کے درمیان تفریق کر سکے اور صحیح و غلط میں امتیاز کر سکے۔

دائی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ : (232/14) میں ہے :

"وضعی قوانین اگر شریعت سے متفاہم ہوں تو ان کے مطابق فصلے کرنے کے لیے انہیں پڑھنا درست نہیں ہے، البتہ انہیں اس نیت سے پڑھنا کہ ان میں موجود خلل واضح ہو، یہ بیان ہو کہ یہ قوانین کس قدر حق سے مخالف ہیں جبکہ دوسری جانب اسلامی قوانین میں عدل، پائیداری اور معاشرے کی بہبود پائی جاتی ہے، انسانیت کے تمام مفادات اسلامی قوانین کے تحت پورے ہو سکتے ہیں۔"

لیکن اگر کسی مسلمان میں حق و باطل کے درمیان تفریق کرنے کی صلاحیت نہیں ہے تو وہ فلسفہ اور وضعی قوانین جیسے امور نہ پڑھے کیونکہ خدا شہ ہے کہ یہ شخص صراطِ مستقیم سے بہت جائے گا۔ جبکہ جس شخص میں یہ صلاحیت ہے کہ ان قوانین کا تجزیہ کر سکتا ہے اور کتاب و سنت کو سمجھنے کے بعد انہیں پڑھ کر ان میں موجود اچھی اور بُری چیزیں واضح کر سکتا ہے، حق کو ثابت اور باطل کو غلط قرار دے سکتا ہے تو اسے ان علوم کو پڑھنے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ وہ اس سے زیادہ ضروری شرعی امور سے غافل نہ ہو۔

تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ ان موضوعات کو تعلیمی اداروں میں عام نہ کیا جائے، بلکہ یہ صرف ایسے مخصوص طلبہ کے لیے ہوں جو اس قابل ہوں کہ حق و باطل سے متعلق اسلامی ذمہ داری کو اچھے طریقے سے بھاسکریں۔ "ختم شد"

والله اعلم